بچہ زندہ پیدا ہوا اور فوت ہو گیا، تو کیا نمازِ جنازہ ہو گی؟ اگر بغیر نمازِ جنازہ کے دفن کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

ریفرنس نمبر: sar6844
تاریخ: 20-11-2019

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارے ہاں چند دن پہلے ایک بچہ پیدا ہوا اور وہ دو سے تین گھنٹے زندہ رہا، اس کے بعد اس کا انتقال ہو گیا، تو لوگوں نے اس بچے کو بغیر جنازہ پڑھے دفن کر دیا۔ شرعی رہنمائی فرمادیں کہ ایسا کرنا کیسا؟ اور اب اس کا کیا کیا جائے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مسلمان کی نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے اور ایسا بچہ جو پیدا ہونے کے بعد دو تین گھنٹے زندہ رہا، اس کی نمازِ جنازہ بھی فرضِ کفایہ تھی کہ اگر ایک نے بھی پڑھ لی تو سب بری الذمہ ہو گئے، ورنہ جس جس کو اس کے انتقال کی خبر ملی اور اس نے نمازِ جنازہ ادا نہ کی، تو سب گنہگار ہوئے۔ وہ توبہ کریں اب حکم یہ ہے کہ اگر اتنے دن نہیں گزرے کہ جس میں میت کے پھٹ جانے کا گمان ہو، تو اس کی قبر پر ہی نمازِ جنازہ ادا کر لی جائے اور اگر یہ گمان ہو کہ میت پھٹ گئی ہو گی، تو اب قبر پر بھی جنازہ نہ پڑھا جائے۔

نمازِ جنازہ کے بارے میں فتاوی تاتارخانیہ میں ہے: ”انھا فرض کفایۃ۔۔واذا ترک کلھم اثموا“ ترجمہ: نماز جنازہ فرضِ کفایہ ہے، اگر سب نے چھوڑ دی تو سب گنہگار ہوں گے۔

(فتاوی تاتارخانیہ، کتاب الصلاۃ، صلاۃ الجنازۃ، جلد3، صفحہ40، مطبوعہ کوئٹہ)

جنازہ پڑھے بغیر دفن کر دینے کے بارے میں حاشیۃ الطحطاوی میں ہے: ”وان دفن واھیل علیہ التراب بلا صلاۃ صلی علی قبرہ وان لم یغسل لسقوط شرط طھارتہ لحرمۃ نبشہ۔۔۔ مالم یتفسخ والمعتبر فیہ اکبر الرای علی الصحیح لاختلافہ باختلاف الزمان والمکان والانسان ملخصا“ ترجمہ: اگر بغیر نماز پڑھے میت کو دفن کر دیا گیا اور اس پر مٹی ڈال دی گئی، تو جب تک میت کا جسم پھٹا نہ ہو اس کی قبر پر ہی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی، اگرچہ اسے غسل نہ دیا گیا ہو، کیونکہ اس کی قبر کھولنا حرام ہے، اس لیے طہارت کی شرط بھی ساقط ہو جائے گی، جسم پھٹنے میں صحیح قول کے مطابق غالب رائے کا اعتبار کیا جائے گا کہ یہ معاملہ موسم، جگہ اور انسان کے مختلف

ہونے سے مختلف ہو جاتا ہے۔

(حاشیۃ الطحطاوی، کتاب الصلاۃ، باب احکام الجنائز، صفحہ 591، مطبوعہ کوئٹہ)

اسی بارے میں در مختار میں ہے: ”وان دفن واھیل علیہ التراب بغیر صلاۃ اوبھابلا غسل۔۔صلی علی قبرہ استحسانامالم یغلب علی الظن تفسخہ من غیرتقدیرھوالاصح “ترجمہ: جسے بغیر جنازہ پڑھے یا بغیر غسل دیئے جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا گیااوراس پر مٹی ڈال دی گئی، تو استحساناً اس کی قبر پر نماز پڑھی جائے گی جب تک اس کے پھٹنے کا ظن غالب نہ ہو اور پھٹنے کی مقدار معین نہیں ہے، یہی اصح ہے۔

(الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، جلد3، صفحہ 147، مطبوعہ کوئٹہ)

اس عبارت کے تحت علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: ”لانہ یختلف باختلاف الاوقات حراوبرداوالمیت سمناوھزالاوالامکنۃ “ترجمہ: کیونکہ اختلافِ اوقات، گرمی، سردی، میت کے موٹا، پتلا ہونے اور جگہ سے یہ (میت کا پھٹنا) مختلف ہو جاتا ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، جلد3، صفحہ 147، مطبوعہ کوئٹہ)

بغیر جنازہ پڑھے دفن کیے جانے کے بارے میں بہار شریعت میں ہے: ”میت کو بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا اور مٹی بھی دے دی گئی تو اب اس کی قبر پر نماز پڑھیں جب تک پھٹنے کا گمان نہ ہو۔۔اور قبر پر نماز پڑھنے میں دنوں کی کوئی تعداد مقرر نہیں کہ کتنے دن تک پڑھی جائے کہ یہ موسم اور زمین اور میت کے جسم و مرض کے اختلاف سے مختلف ہے، گرمی میں جلد پھٹے گا اور جاڑے میں بدیر، (اسی طرح) تر یا شور زمین میں جلد (جبکہ) خشک اور غیر شور میں بدیر (یونہی) فربہ جسم جلد (اور) لاغر دیر میں۔“ **(بہارشریعت، جلد1، صفحہ 840، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

22 ربیع الاول 1441ھ/20 نومبر 2019

دارالافتاء اہلسنت
darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے